و الصوم قد ضمن قبلکم هو ام لیلفن ملکنا العراق و الشام.

ابو یعقوب سعید بن عبیدہ کی روایت:

ابو یعقوب سعید بن عبیدہ سے مروی ہے کہ جب اہل الغمر بزاخہ میں جمع ہوئے طلیحہ نے سب کے روبرو کھڑے ہو کر تقریر کی اور کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم ایک چکی تیار کرو جس میں درمیان میں دھرا ہو انشاء اللہ اس سے جسے چاہے گا مارے گا اور جسے چاہے اس پر لا ڈالے گا اس کے بعد اس نے اپنی فوجوں کو مرتب کیا اور کہا کہ بنو نصر بن قعین کے دو شہ سوار دو سیاہ گھوڑوں پر روانہ کرو وہ ایک جاسوس کو پکڑ کر تمہارے پاس لائیں گے اس کے بیٹوں نے بنو قعین کے دو شہ سوار اس کام کے لیے بھیج دیئے اور پھر خود وہ اور سلمہ دیکھ بھال کے لیے برآمد ہوئے۔

بنو اسد اور بنو قیس کا قبول اسلام:

ایک انصاری سے جو بزاخہ کے واقعے میں شریک تھے مروی ہے کہ اس واقعے میں خالد رضی اللہ عنہ کو کسی شخص کے بیوی بچے بھی ہاتھ نہ لگے کیونکہ بنو اسد کے تمام اہل و عیال محفوظ مقامات میں رکھے گئے تھے اس کے متعلق ابو یعقوب سے مروی ہے کہ بنو اسد کے بیوی بچے مثقب اور قلیج کے درمیان محفوظ تھے اور قیس کے اہل و عیال قلیج اور واسط کے درمیان محفوظ تھے خالدؓ کے بڑھتے ہی انہوں نے شکست کھائی اور اپنے بیوی بچوں کی ہلاکت کے خوف سے سب اسلام لے آئے اور خالدؓ سے ان کے لیے امان کی درخواست کی اور ان کو تعاقب کرنے سے باز رکھا۔

طلیحہ کا قبول اسلام:

طلیحہ میدان جنگ سے بھاگ کر شام میں بنو کلب کے پاس فروکش ہو گیا اور وہ اسلام لے آیا۔ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات تک وہیں مقیم رہا اس کے اسلام لانے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اسے اطلاع ملی کہ تمام اسد غطفان اور عامر مسلمان ہو چکے ہیں وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت ہی میں وہ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوا مدینہ کے قریب سے گذرا ابوبکرؓ سے کہا گیا کہ طلیحہ موجود ہے انہوں نے کہا کہ اب میں اس کے ساتھ کیا کروں جانے دو اللہ نے اسے اسلام کی ہدایت دے دی طلیحہ نے مکہ آ کر عمرہ ادا کیا اور پھر عمرؓ کے خلیفہ ہونے کے بعد ان کی بیعت کرنے آیا عمرؓ نے اس سے کہا تم عکاشہ اور ثابت کے قاتل ہو خدا کی قسم میں تم کو پسند نہیں کرتا طلیحہ نے کہا امیر المومنین آپ ان دو شخصوں کا کیا غم کرتے ہیں جن کو اللہ نے میرے ہاتھوں شہادت کی کرامت عطا فرمائی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا عمرؓ نے اس سے بیعت لے لی اور کہا اے مکار اب بھی کچھ کہانت کی قوت باقی ہے اس نے کہا اب میں بوڑھا ہو گیا اب کچھ دم نہیں رہا ان کے پاس سے وہ اپنی قوم کی قیام گاہ کو واپس آیا اور پھر وہاں عراق جانے تک مقیم رہا۔

علقمہ بن علاثہ:

سہل اور عبداللہ سے مروی ہے کہ بنو عامر متذبذب تھے کہ اس ہنگامہ ارتداد میں کیا روش اختیار کریں اور وہ منتظر تھے کہ اسد اور غطفان کیا کرتے ہیں جب ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا اس وقت بنو عامر اپنے عوام اور خواص کے ساتھ طلیحہ فروکش ہو کر یہ تذبذب رہے تھے قرۃ بن ہبیرہ بنو کعب اور ان کے متعلقین کے ساتھ اور علقمہ بن علاثہ بنو کلاب اور ان کے متعلقین کے ساتھ سردار تھے علقمہ کا واقعہ یہ ہوا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حیات ہی میں اسلام لا کر مرتد ہو گیا اور طائف کے فتح ہو جانے کے بعد